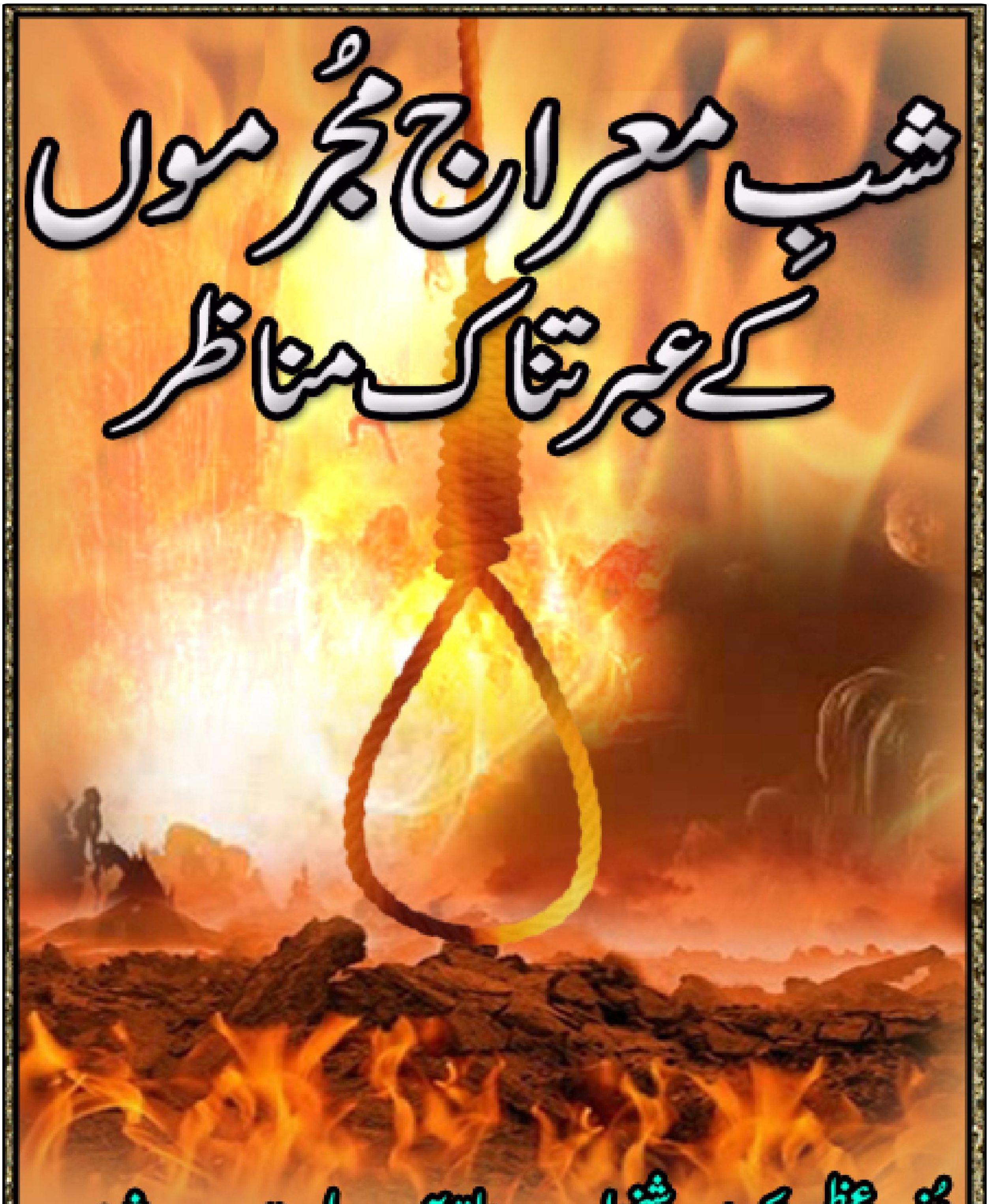

شبِ معراج مجرموں
کے عبرتناک مناظر

مُفسرِ اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت
حضرت علامہ مُفتی محمد فیض احمد اُویسی
علیہ الرحمۃ

www.faizahmedowaisi.com

﴿شبِ معراج مجرموں کے عبرتناک مناظر﴾

افاضات: حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اُویسی رضوی قدس سرہ العزیز

عذابِ جھنم کے مناظر: نبی کریم ﷺ کا گزر دوزخ کے قریب سے ہوا آپ ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دوزخ کی ایک جھلک دیکھنے کی فرمائش کی جو کہ پوری کر دی گئی۔

خیانت کرنے والے: آپ ﷺ نے دیکھا کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے ہونٹ اُونٹ کی طرح ہیں۔ وہ بار بار آگ کے گولے اپنے منہ میں ڈالتے ہیں جو کہ اُن کی پشت سے خارج ہوتے ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو امانت میں خیانت کیا کرتے تھے۔

سود خور کا بُرا حال: آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ اُن کے پیٹ بہت بڑے اور پھولے ہوئے ہیں اور اُونٹ اُنکو پاؤں سے روندرہے ہیں۔ آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ یہ لوگ سود خور تھے۔

سود خور کچھ ایسے بھی تھے: آپ ﷺ کا گزر ہوا ایسے لوگوں پر جن کے پیٹ سوج کر کوٹھے کی طرح ہو گئے تھے۔ اُن کے چہرے پیلے ہو گئے تھے۔ اُن کی گردنوں میں طوق، ہاتھوں میں زنجیر، پاؤں میں بیڑیاں تھیں۔ جب وہ کھڑے ہونا چاہتے تو سوجے ہوئے پیٹ کی وجہ سے دوبارہ گر جاتے۔ آپ ﷺ کے پوچھنے پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی کہ یہ لوگ وہ ہیں جو سود کھاتے تھے۔

زانی غذاب میں مبتلا: آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیکھا جن کے سامنے تازہ اور لذیذ کھانا رکھا تھا اور قریب ہی گندہ اور بدبودار سڑا ہوا کھانا بھی رکھا تھا۔ یہ لوگ اچھا کھانا چھوڑ کر سڑا ہوا کھانا کھا رہے تھے۔ آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی منکوحہ بیویوں کو چھوڑ کر دوسری عورتوں کے ساتھ حرام کاری کیا کرتے تھے۔

آپ ﷺ نے دیکھا کہ کچھ عورتوں کو اُن کی چھاتیوں سے لٹکایا گیا تھا۔ آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ ان عورتوں نے اپنے شوہروں سے خیانت کی تھی۔

نماز میں سستی کرنے کا عذاب: آپ ﷺ نے دیکھا کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے سر پتھر سے پھوڑے جاتے ہیں اور جب وہ کچلے جا چکے تو پھر سابقہ حالت میں آجاتے ہیں۔ آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو فرض نماز میں سستی کرتے تھے اور اس کو اپنے وقت پر ادا نہیں کرتے تھے اور رکوع وسجود بھی پورے نہیں کرتے تھے۔

غیبت کرنے والے: آپ ﷺ کا گزر ہوا ایسے لوگوں پر جن کو مردار جانوروں کا (گوشت) ٹکڑا کھلایا جاتا آپ ﷺ کے دریافت کرنے پر عرض کی گئی کہ یہ لوگ چغل خوری کرتے تھے اور اپنے دوسرے بھائیوں کا گِلا کرتے تھے۔

شراب نوش: آپ ﷺ کا گزر ہوا ایسے لوگوں پر جن کے چہرے کالے اور آنکھیں نیلی تھیں۔ اُن کا نچلا ہونٹ پاؤں پر لٹکتا تھا۔ اور اُوپر کا ہونٹ سر کے اُوپر جاتا تھا۔ دوزخ کی آگ کا زرد پانی آگ کے پیالوں میں پلایا جاتا تھے۔ حتیٰ کہ پیپ اور خون اُن کے منہ سے ٹپکتا۔ وہ گدھے کی طرح رینگتے اور چِلاتے تھے۔ آپ کے دریافت کرنے پر عرض کی گئی کہ یہ لوگ شراب پیا کرتے تھے۔

جھوٹے گواہ: آپ ﷺ کا گزر ہوا ایسے لوگوں پر جن کی زبانیں گُدی سے نکالی گئی تھیں اور اُنکی شکلیں مسخ ہو کر خنزیر جیسی بن گئی تھی۔ سر سے پاؤں تک عذاب میں گرفتار تھے۔ آپ ﷺ کے دریافت کرنے پر عرض کی گئی کہ یہ وہ لوگ ہیں جو جھوٹی گواہی دیتے تھے۔

قاتلِ ناحق: پھر آپ ﷺ کا گزر ہوا ایسے لوگوں پر جن کو فرشتے آگ کی چھریوں سے ذبح کر رہے تھے اور اُن کے گلے سے کالا خون بہتا تھا۔ وہ پھر زندہ ہوتے اور اسی طرح دوبارہ فرشتے اُنھیں ذبح کرتے۔ آپ ﷺ کے دریافت کرنے پر عرض کی گئی کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا ناحق قتل کرتے تھے۔ (خودکش حملہ کرنے والے بھی اسی زمرے میں آتے ہیں)۔

خاوند کی نافرمان بیویاں: آپ ﷺ کا گزر ہوا ایسی عورتوں پر جن کے منہ کالے اور آنکھیں نیلی تھیں۔ آگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ فرشتے اُن کو آگ کے گرز (ہتھیار سے) مارتے وہ گدھوں اور کتوں کی طرح چِلاتی۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی کہ یہ اپنے خاوند کی نافرمان تھیں۔

والدین کے نافرمان: پھر آپ ﷺ کا گزر ہوا ایسے لوگوں پر جو آگ کے جنگل میں قید تھے۔ آگ اُن کو جلاتی وہ پھر درست ہو جاتے اور اسی وقت آگ اُنہیں دوبارہ جلاتی اور یہ سلسلہ جاری رہتا۔ بتایا گیا یہ لوگ اپنے ماں باپ کے نافرمان تھے۔

دغا باز اور منافق: آپ ﷺ کا گُزر ہوا ایسی قوم پر جو ہوا میں لٹکے ہوئے تھے اُن کی آنکھ، کان، ناک سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے۔ ان میں سے ہر اک پر دو دو فرشتے مقرر تھے جن کے ہاتھوں میں آگ کے گرز (ہتھیار) تھے اور ہر گرز کی سترّ شاخیں تھیں اگر ایک شاخ کسی پہاڑ پر پڑے تو اُسے بھی ریزہ ریزہ کردے۔ وہ دو فرشتے اُس گرز سے اُس (قوم) کو سزا دیتے۔ بتایا گیا کہ یہ دغا باز اور منافق لوگوں کی سزا تھی۔

بے ھودہ گانے والے: آپ ﷺ کا گزر ہوا ایسی قوم پر جن کی آنکھیں نیلی اور منہ کالے تھے اور تیل کے کپڑے پہنے ہوئے تھے فرشتے اُن کو آتشی گرز مارتے اور حضرت جبریلِ امین علیہ السلام نے عرض کیا کہ یہ وہ لوگ تھے جو بے ہودہ گانے والے تھے۔

زکوٰۃ نہ دینے والے: آپ ﷺ نے دیکھا کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جن کی شرم گاہ کے آگے پیچھے چیتھڑے لپٹے ہوئے ہیں اور وہ مویشی کی طرح چر رہے ہیں اور (زقوم) دوزخ کے پتھر کھا رہے ہیں۔ آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے فقیروں اور مسکینوں پر رحم نہیں کرتے تھے۔

سوال: اُس وقت نماز فرض ہی نہیں ہوئی تھی اور نہ زکوٰۃ تو پھر اسکی کوتاہی پر عذاب کیسے ہوسکتا ہے؟

جواب: تو اس کا جواب یہ ہے کہ شاید پہلی اُمت کے لوگ ہوں یا آپ کی اُمت کے لوگ ہوں لیکن آپ کو آنے والے حالات کا انکشاف ہوگیا یا ہر دو طرح کے لوگ ہوں اور کسی اُمت کی تخصیص نہ ہو۔

فائدہ: علاوہ ازیں دیگر کشفی واقعات میں بھی یہی احتمالات ہونگے جو نگاہِ نبوت کی شان ہے جس طرح ہمارے عینی مشاہدہ کے سامنے کثیف چیزیں مثلاً دیوار وغیرہ کے عذاب ہوجاتے ہیں۔ اسی طرح زمانہ ماضی واستقبال کے واقعات دیکھنے کیلئے زمانہ حال آڑے ہوجاتا ہے۔ حتیٰ کہ ہماری نگاہ اُن واقعات کو نہیں دیکھ سکتی مگر جب اللہ تبارک وتعالیٰ کسی نبی علیہ السلام کو یہ طاقت بخشے کہ زمانہ حال آگے آڑے نہ بنے تو یہ محال نہیں۔ بلکہ قدرتِ الٰہی کے لئے یہ امر ممکن ہے اور نہ ہی مشکل۔

فائدہ: ایسی بات جس کا خرقِ عادت کے طور پر شہود (ظہور) ہوجائے اُس کو کشف یا مکاشفہ کہتے ہیں اور خدا کی توفیق سے اولیاء اللہ کو یہ کشف حاصل ہوتا ہے اور یہی اُن کی کرامت ہے جس طرح نبی علیہ السلام کے لئے یہ کشف معجزہ ہوتا ہے۔

یتیموں کا حق کھانے والے: آپ ﷺ کا گزر ایک اور قوم پر ہوا جن کے ہونٹ اُونٹوں کی طرح تھے اور وہ آگ کی چنگاری کھا رہے تھے اور وہ چنگاریاں اُن کے پیٹ کو جلاتے ہوئے نیچے سے نکل جاتی اور اسی طرح یہ سلسلہ جاری تھا۔ آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو یتیموں کے مال ناحق کھاتے تھے۔

حدیث شریف میں "آجال" کا لفظ استعمال ہوا ہے جس سے وہ اشخاص مراد ہیں جو یتیموں کے متولی یا اُن کے اموال کے متولی ہوکر ناجائز طور پر اُن کا مال کھاجاتے ہیں۔